ویلنٹائن ڈے

(قرآن و حدیث کی روشنی میں)

پیشکش: مجلسِ اِفتاء (دعوتِ اسلامی)

ویلنٹائن ڈے کے حوالے سے ایک اہم فتویٰ

ویلنٹائن ڈے

(قرآن وحدیث کی روشنی میں)

از: مفتی فضیل رضا قادری عطاری مُدَّظِلُّہُ الْعَالِی

پیشکش
مجلسِ اِفتاء (دعوتِ اسلامی)

ناشر
مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

نام رسالہ : ویلنٹائن ڈے (قرآن وحدیث کی روشنی)

از : مفتی فضیل رضا قادری عطاری مُدَّظِلُّہُ الْعَالِی

پیشکش : مجلسِ اِفتاء (دعوتِ اسلامی)

پہلی بار : ربیع الآخر ۱۴۳۶ھ، فروری 2015ء تعداد: 50000 (پچاس ہزار)

ناشر : مکتبۃ المدینہ فیضانِ مدینہ باب المدینہ کراچی

مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

❁……**کراچی**: شہید مسجد، کھارادر، باب المدینہ کراچی فون: 021-32203311

❁……**لاهور**: داتا دربار مارکیٹ، گنج بخش روڈ فون: 042-37311679

❁……**سردار آباد**: (فیصل آباد) امین پور بازار فون: 041-2632625

E.mail: ilmia@dawateislami.net

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

ویلنٹائن ڈے
(قرآن وحدیث کی روشنی میں)

کیا فرماتے ہیں علماءِ دین ومفتیانِ شرعِ متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ویلنٹائن ڈے (Valentine Day) جواب رائج ہوتا جارہا ہے مسلمانوں کو اسے منانا کیسا ہے؟ اس دن نامحرم لڑکے اور لڑکیاں آپس میں محبت کے تحائف (سرخ پھول، ویلنٹائن کارڈ وغیرہ) کا آپس میں تبادلہ کرتے ہیں، محبت کے اقرار اور اس تعلق کو برقرار رکھنے کے وعدے کرتے اور قسمیں کھاتے ہیں تو کیا ایک مسلمان کو اس طرح کے تہوار منانا زیب دیتا ہے؟ کیا اسلام اسے ایسے تہواروں کو منانے کی اجازت دیتا ہے؟ اگر نہیں تو مسلمانوں کو معاشرہ میں رائج ایسے تہواروں میں کیا انداز اختیار کرنا چاہیے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَاب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّاب اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَ الصَّوَاب

انسان چونکہ فطرتاً جلد باز اور جدت پسند ہوتا ہے اگر اپنی عقل سے احکامِ شریعت کو سمجھ کر اس کے دائرہ میں زندگی بسر نہ کرے تو یہ دو عادتیں اسے قدم قدم پر بُرائی میں مبتلا کرتی رہتی ہیں اور اسے اپنے کیے کا احساس بھی نہیں ہوتا بُرائی کے

بھنور میں ایسا پھنسا رہتا ہے کہ اس سے نکلنا اس کے لئے بے حد دشوار ہو جاتا ہے پھر ایک فطری عادت چونکہ مل جل کر زندگی بسر کرنے کی بھی اس میں موجود ہے اس لئے دوسروں کے ساتھ رہنا بھی اس کے لئے ضروری ہے اور دنیا میں چونکہ مسلمانوں کے علاوہ کافر بھی بستے ہیں اور بڑی تعداد میں بستے ہیں اور مسلمانوں میں بھی نیک بھی اور نافرمان بھی دونوں طرح کے ہوتے ہیں اس لئے معاشرتی زندگی میں اس کو بگاڑ کے اسباب زیادہ اور سدھار کے کم دستیاب ہوتے ہیں اور موجودہ گلوبلائزیشن کے اس دور میں جب میڈیا کی بڑی کمپنیوں کے مقاصد میں بُرائیاں، بدکرداریاں، بداخلاقیاں عام کرنا شامل ہے اور نفسانی لذات وشہوات کو دِکھادِکھا کر لوگوں کا سکون برباد کرنا اور ان کی طبیعتوں میں ہیجان برپا کئے رکھنا ان کے اَہداف میں سے ہے اور اس پر بھرپور و مُنظَّم طریقہ سے بُرائی کی نشر واشاعت کا کام بہت تیزی سے ہو رہا ہے جس سے کافروں کے طور طریقہ اور نافرمانوں کی نت نئی نافرمانیاں منٹوں، سیکنڈوں میں ساری دنیا میں پھیل جاتی ہیں اس لئے معاشرہ میں تباہ کن اثرات زیادہ ظاہر ہو رہے ہیں اور یہ باتیں کسی سے ڈھکی چھپی نہیں ہیں۔

پھر خرابیوں اور اخلاقی بُرائیوں میں مبتلا ہونے والے زیادہ تر دو طرح کے لوگ ہوتے ہیں: (1) جو مالی لحاظ سے آسودہ حال، تَعَیُّش پسند، کَرّ وفَر، جاہ وحَشَمت کے ساتھ رہنے والے ہوں۔ (2) جو عقل کے لحاظ سے کمزور اور غیر سمجھدار واقع ہوں۔

عقل کے لحاظ سے کمزور لوگ اس لئے اخلاقی بُرائیوں کا زیادہ شکار ہوتے

ہیں کہ اپنے بھلے بُرے سے کَماحَقُّہٗ واقف نہیں ہوتے اس لئے ان سے عقل کے لحاظ سے فائق طبقہ جب زور وشور سے اپنا پیغام ان میں نشر کرتا ہے تو اس سے متأثر ہوجاتے ہیں، چونکہ بُرائی کی دعوت دینے والے زیادہ ہوتے ہیں اس لئے برائی عوام میں بہت جلد وسیع پیمانے پر پھیلتی ہے اور بچانے والے اگرچہ انتہائی عقلمند دیندار ہوں چونکہ کم ہوتے ہیں اس لئے برائی سے بچنے والوں کی تعداد تھوڑی ہوتی ہے۔

خلیفہ اعلیٰ حضرت علامہ سید سلیمان اشرف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ اپنی کتاب ''النور'' میں ایک مقام پر لکھتے ہیں:

''یہ واقعہ اور حقیقت ہے کہ عوام نہ اپنی رائے رکھتے ہیں نہ ان کی کوئی آواز ہے، ملک میں تعلیم یافتہ گروہ جب کسی خیال کی ترویج یا ہمہ گیری چاہتا ہے تو وہ اپنی تقریر وتحریر سے عوام میں اسی خیال کو پیدا کردیتا ہے وہ اپنے خیال کے صور کو اس بلند آہنگی سے پھونکتا ہے کہ عوام کے خیال اسی کے خیال کا عکس اور عوام کی آواز اسی کی صدائے بازگشت ہوتی ہے۔''(1)

جبکہ تعیش وجاہ پسند طبقہ حکمران ہو یا نہ ہو ان کے خرابیوں بداَخلاقیوں میں مبتلا ہونے کی بڑی وجہ دنیا طلبی اور نفسانی لذات وشہوات کی اسیری ہوتی ہے جو انہیں راہِ حق سے دُور کرتے کرتے بہت دُور لے جاتی ہے۔

قرآنِ کریم میں ارشاد ہوتا ہے:

وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ ترجمۂ کنز الایمان: اور ہم عذاب کرنے

1 ......النور، ص ۱۴۶۔

رَسُوْلًا ﴿۱۵﴾ وَ اِذَاۤ اَرَدْنَاۤ اَنْ نُّهْلِكَ قَرْيَةً اَمَرْنَا مُتْرَفِيْهَا فَفَسَقُوْا فِيْهَا فَحَقَّ عَلَيْهَا الْقَوْلُ فَدَمَّرْنٰهَا تَدْمِيْرًا (1)

والے نہیں جب تک رسول نہ بھیج لیں اور جب ہم کسی بستی کو ہلاک کرنا چاہتے ہیں اس کے خوشحالوں (امیروں) پر احکام بھیجتے ہیں پھر وہ اس میں بے حکمی کرتے ہیں تو اس پر بات پوری ہو جاتی ہے تو ہم اسے تباہ کر کے برباد کر دیتے ہیں۔

اس آیتِ مبارکہ سے معلوم ہوتا ہے کہ بگاڑ و فساد اور نافرمانیوں میں مبتلا ہونے کی ایک وجہ بے حد خوشحالی اور جاہ و حشمت کے ساتھ حکمرانی بھی ہوتی ہے ایسے لوگوں کے نافرمانیوں میں مبتلا ہو جانے کا خطرہ زیادہ رہتا ہے اور عام مشاہدہ سے بھی اس کا بخوبی پتا چلتا ہے۔

اب ایک طرف تو فطری عادتوں کی یہ صورتِ حال ہے دوسری طرف مسلمان چونکہ عام انسان نہیں ہوتا بلکہ بنسبت کافروں کے حقیقی سچی انسانیت کا تاج اس کے سر پر ہوتا ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے دولتِ ایمان اسے نصیب ہوتی ہے اور مسلمان ہونے کے ناطے اس کا دین و ایمان اسے جدت پسندی کے ساتھ ضروری حد تک قدامت پسند، جلد بازی کی فطری عادت کے باوجود تحمل پسند اور عقل سے کام لیتے ہوئے حدودِ شریعت میں رہتے ہوئے زندگی گزارنے والا اور لوگوں سے مل جل کر رہنے کی ناگزیریت کے ساتھ برائیوں سے مُجتنب رہنے

---

(1)……پ ۱۵، بنی اسرائیل: ۱۵، ۱٦.

اور متاثر نہ ہونے کا درس بھی دیتا ہے۔

ضروری حد تک قدامت پسند اس طور پر ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ وہ قدیم ہے یعنی ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا اور ہمارے نبیٔ مکرم شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دنیا سے ظاہری پردہ فرمائے ہوئے بھی چودہ سو سال سے زیادہ ہو چکے ان پر رب کا کلام بھی اسی محبوب زمانے میں نازل ہوا تھا اور آپ نے اپنی اسی ظاہری حیاتِ طیبہ میں اس کی تفہیم وتشریح اپنی احادیث کی صورت میں امت کو عطا فرمائی تھی تو جب یہ سب کچھ بھی پرانا ہے تو مسلمان کا اس معنی میں قدامت پسند ہونا ضروری ہوا، ورنہ وہ مسلمان کب رہے گا پھر قرآن و حدیث کی واضح نصوص اور ائمۂ مجتہدین کے اِجماع سے ثابت شدہ ضروری احکامات بغیر کسی حیل و حجت کے ماننا اور اس پر عمل پیرا رہنا یونہی ائمۂ اربعہ میں سے جو کسی امام کا مُقَلِّد ہے اس کا اپنے امام کے قول کو حق تسلیم کرتے ہوئے اس کے مطابق عمل کرنا سچا مسلمان ہونے کے لئے ضروری ہے اور یہ سب باتیں آج کی نہیں صدیوں پہلے ثابت ومقرر ہو چکی ان میں سے کسی بات پر عمل میں کوتاہی اور رَدّ وانکار کرنے سے نوبت فسق و فجور سے لے کر کفر و گمراہی تک پہنچتی ہے اس لئے جدید دنیا میں رہنے والا مسلمان بھی اپنے ایمان اور دینی ضروری احکام کے لحاظ سے قدامت پسند ہوتا ہے اور ایسا ہونا بھی چاہئے یہ اس کی مذہبی زندگی کے لئے روح کی حیثیت رکھتا ہے۔

الغرض خدائے ذوالجلال اور اس کے بھیجے ہوئے نبیٔ بے مثال صَلَّی اللّٰہُ

تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ جن کا اس نے کلمہ پڑھا ہے ان کے فرامین میں اسے دینی محتاط زندگی گزارنے کا طریقہ کار اور اس کی حدیں چونکہ بیان کردی گئی ہیں اسے شُترِ بے مہار کی طرح من مانیوں کے لئے آزاد نہیں چھوڑا گیا لہٰذا مسلمان اور کافر کے درمیان یہی بنیادی فرق ہوتا ہے کہ مسلمان صاحبِ ایمان اور احکامِ شریعت کا پابند ہوتا ہے کافران دونوں باتوں سے محروم اور مادر پدر آزاد رہتا ہے۔

مگر افسوس کی بات یہ ہے کہ مسلمانوں میں سے بہت سے کلمہ پڑھنے والے دین کے دائرہ میں رہنا قبول کرنے کے باوجود ماحول کے بگاڑ اور کافروں کی آزادیوں سے متاثر ہوکر بے عملی کا شکار ہوجاتے ہیں، تہواروں کے معاملے میں خوشی منانے اور اس کے اظہار کے طریقوں کو اختیار کرنے میں بھی ایسے ہی مسلمان غلطی کا شکار ہوکر شریعت کی حد پھلانگتے ہوئے گناہوں کا ارتکاب کر بیٹھتے ہیں، بنیادی وجہ وہی فطری کمزوریوں کو اسلامی رخ سے نہ سمجھنا اور ان کمزوریوں سے بچنے کے لئے اسلامی اخلاق وآداب عقائد واعمال سے دوری اختیار کیے رہنا ہوتی ہے۔

اس لئے جدت پسندی، جلد بازی، ناسمجھی، غیر ضروری میل جول اور بُری صحبت کے اثرات سے وہ بچ نہیں پاتے یا اسی طرح خوش رہنا پسند کرتے ہیں اور بچنا نہیں چاہتے۔

الغرض غیر مسلموں کی طرف سے جو بھی چیز آئے ان کی دنیاوی مادی ترقیاں دیکھ دیکھ کر ایسے مرعوب ہوجاتے ہیں کہ ان کی ہر چیز اچھی لگنے لگتی ہے، غیر مسلم ممالک کی اسٹیمپ دیکھ کر چیزیں خریدتے ہیں، انہیں کے کلچر کے ہوٹلوں

میں کھانا کھانا، تقریبات میں جانا پسند کرتے ہیں، اپنے گھر اور پورا گھرانہ، اپنا مکمل لباس وکردار و گفتار تک سے وہ اپنے آپ کو اسی کلچر کا ایک فرد قرار دینے کی کوشش میں لگے رہتے ہیں کسی حد تک کامیاب ہو جائیں تو ان کی خوشی کی انتہا نہیں رہتی، یہی وجہ ہے کہ جب کوئی نئی چیز وہاں سے آتی ہے اگرچہ کیسی ہی ناپاک و ناجائز کیوں نہ ہو کلچر میں شامل ہونے کی وجہ سے اس سے دور ہو جانا ان کے لئے دشوار ہوتا ہے اور دور رہنے کا خیال بھی آئے تو فوراً یہ اندیشہ ان کے دل ودماغ کو اپنی گرفت میں لے لیتا ہے کہ ہمارے اسٹیٹس کے لوگ پھر کیا کہیں گے؟ کیا تمہیں کلچر کے فیشن کے نئے تہواروں کا نہیں پتا چلتا؟ ساتھ ساتھ چلو ورنہ ہمارے ساتھ نہ چل سکو گے، پیچھے رہ جاؤ گے۔ اس طرح کی باتیں سُن کر ان کا ناسمجھ دِل اور ضدی ہو جاتا ہے اور انہیں دین کے راستہ سے نافرمانی کی راہ کی طرف کھینچتا ہوا لے جاتا ہے۔

اسی بناء پر اسلام دشمن قوتیں، کفر وشرک میں مبتلا قومیں، مسلمانوں کی اکثریت کے مزاج ونفسیات کو بھانپ کر وقتاً فوقتاً تجربات کرتی رہتی ہیں کہ انہیں پتا چلتا رہے کتنے فیصد مذہبی لحاظ سے پابند رہتے ہیں اور پابند رہنا پسند کرتے ہیں اور کتنے فیصد ایسے ہیں جنھوں نے اپنے ضمیر کا گلا گھونٹ دیا اور ان کی ہر ایک بات پر لَبَّیْک کہنے کے لئے بے قرار بیٹھے ہیں، ذہنی اعتبار سے ان کے شکنجے میں مکمل طور پر جکڑے ہوئے ہیں۔

جب اپنے مطیع وفرمانبردار مسلمانوں کے ٹولے میں اضافہ دیکھتے ہیں تو

انہیں میں سے اسلام دشمنی کے لئے میر جعفر و میر صادق جیسے افراد کو چن چن کر اِفتراق واِنتشار اور شکوک وشبہات پیدا کرنے کے لئے اور مُسَلَّمہ احکاماتِ شرعیہ کو بے جا تاویلوں کے ذریعہ رَد کرنے کا ہدف دے کر کام میں لگا دیا جاتا ہے۔

یہ کچھ واقعی صورتِ حال عرض کی ہے ابھی حال ہی میں کچھ ایسا تازہ تازہ نہیں ہوا بلکہ سلطنتِ اسلامیہ کے زوال سے بلکہ اس سے بھی پہلے سے اس قسم کی سازشوں اور حماقتوں کا مِن حَیثُ الْقوم مسلمان شکار رہے ہیں۔

صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی عَلَیْہِ الرَّحْمَہ اپنی شہرۂ آفاق کتاب ''بہارِ شریعت'' میں ایک مقام پر مسلمانوں کی اسی ابتر حالت کی نشاندہی کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

مسلمانوں کی جو ابتر حالت ہے اس کا کہاں تک رونا رویا جائے یہ حالت نہ ہوتی تو یہ دن کیوں دیکھنے پڑتے اور جب ان کی قوتِ مُنْفَعِلَہ (اثر قبول کرنے کی قوت) اتنی قوی ہے اور قوتِ فاعِلَہ (دوسروں پر اثر انداز ہونے کی قوت) زائل ہو چکی تو اب کیا امید ہوسکتی ہے کہ یہ مسلمان کبھی ترقی کا زینہ طے کرینگے غلام بن کر اب بھی ہیں اور جب بھی رہیں گے۔ وَالْعِیَاذُ بِاللّٰہِ تَعَالٰی [1]

چند ضروری باتیں تمہیداً بیان کرنے سے مقصود یہ ہے کہ ویلنٹائن ڈے جیسا بے ہودہ گناہوں بھرا دن، مادر پدر آزادی کے ساتھ رنگ رلیوں کے ساتھ منانا، جو نوجوان لڑکے لڑکیوں میں مقبول ہوتا جا رہا ہے اس کے پسِ پردہ بھی اسی

[1] ......بہارِ شریعت، حصہ نہم، جزیہ کا بیان، ۴۵۱/۲۔

قسم کے اسباب موجود ہیں جو اوپر ذکر کئے گئے یعنی فطری کمزوریاں، جدت پسندی، جلد بازی، نفسانی وشیطانی لذات کی اسیری، دین سے دُوری، نہ خود پابند رہنا نہ اپنی اولاد کی تربیت کر کے اسلامی اخلاق وآداب کا انہیں پابند بنانا، نہ ملی قومی سطح پر مسلمانوں کے حکمرانوں کا معاشرے میں خلافِ اسلام رسم ورواج وتہواروں کے خلاف سخت اقدامات اُٹھانا یہ وہ اسباب ہیں جن کی وجہ سے مسلمانوں میں اس بے ہودہ دن کا منایا جانا بھی شروع ہو چکا ہے بلکہ حکمران طبقہ اس طرح کے خلافِ اسلام نظریات اور کھلم کھلا گناہوں کی روک تھام کے اقدامات کرنے کی بجائے اسے فروغ دینے اور اس قسم کے برائی پھیلانے والوں کو تحفظ اور کھل کر کام کرنے کا موقع دینے میں آگے آگے دِکھائی دیتا ہے، ان میں سے ہر سبب اس قسم کی برائی کا خنجر مسلمانوں کے سینے میں پیوست کرنے میں اپنا زور لگا رہا ہے۔

ویلنٹائن ڈے کا پس منظر اور اس دن کو منانے کا انداز

آمدم برسرِ مطلب کے تحت اب سوال چونکہ ویلنٹائن ڈے کے بارے میں ہے اس لئے خصوصاً سب سے پہلے ویلنٹائن ڈے کا تاریخی پس منظر اور اس دن ہونے والی خرافات کو بیان کیا جاتا ہے تاکہ مسلمانوں پر واضح ہو کہ اس گناہوں سے بھرپور دن کی حقیقت کیا ہے چنانچہ کہا جاتا ہے کہ ایک پادری جس کا نام ویلنٹائن تھا تیسری صدی عیسوی میں رومی بادشاہ کلاڈیس ثانی کے زیرِ حکومت رہتا تھا، کسی نافرمانی کی بناء پر بادشاہ نے پادری کو جیل میں ڈال دیا، پادری اور جیلر کی لڑکی کے مابین عشق ہو گیا حتّٰی کہ لڑکی نے اس عشق میں اپنا مذہب چھوڑ کر پادری کا مذہب

نصرانیت قبول کرلیا، اب لڑکی روزانہ ایک سرخ گلاب لیکر پادری سے ملنے آتی تھی، بادشاہ کو جب ان باتوں کا علم ہوا تو اس نے پادری کو پھانسی دینے کا حکم صادر کردیا، جب پادری کو اس بات کا علم ہوا کہ بادشاہ نے اس کی پھانسی کا حکم دیدیا ہے تو اس نے اپنے آخری لمحات اپنی معشوقہ کے ساتھ گزرنے کا ارادہ کیا اور اس کے لئے ایک کارڈ اس نے اپنی معشوقہ کے نام بھیجا جس پر یہ تحریر تھا **''مخلص ویلنٹائن کی طرف سے''** بالآخر **14** فروری کو اس پادری کو پھانسی دیدی گئی اس کے بعد سے ہر **14** فروری کو یہ محبت کا دن اس پادری کے نام ویلنٹائن ڈے کے طور پر منایا جاتا ہے۔

جبکہ اس تہوار کو منانے کا انداز یہ ہوتا ہے کہ نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کے بے پردگی وبے حیائی کے ساتھ میل ملاپ، تحفے تحائف کے لین دین سے لے کر فحاشی وعریانی کی ہر قسم کا مظاہرہ کھلے عام یا چوری چھپے جس کا جتنا بس چلتا ہے عام دیکھا سنا جاتا ہے ایک رپورٹ کے مطابق پاکستان میں فیملی پلاننگ کی ادویات عام دنوں کے مقابلے ویلنٹائن ڈے میں کئی گنا زیادہ بکتی ہیں اور خریدنے والوں میں اکثریت نوجوان لڑکے اور لڑکیوں کی ہوتی ہے، گفٹ شاپس اور پھولوں کی دکان پررش میں اضافہ ہوجاتا ہے اور ان اشیاء کو خریدنے والے بھی نوجوان لڑکے لڑکیاں ہوتی ہیں۔

مشرقی اقدار کے حامل ممالک میں کھلی چھوٹ نہ ہونے کی وجہ سے نوجوان جوڑوں کو محفوظ مقام کی تلاش ہوتی ہے۔ اسی مقصد کے لیے اس دن ہوٹلز کی بکنگ عام دنوں کے مقابلے میں بڑھ جاتی ہے اور بکنگ کرانے والے رنگ رلیاں منانے

والے نوجوان لڑکے لڑکیاں ہوتی ہیں۔

شراب کا بے تحاشہ کاروبار ہوتا ہے ساحلِ سمندر پر بے پردگی اور بے حیائی کا ایک نیا سمندر دکھائی دیتا ہے۔

مغربی ممالک میں جہاں غیر مسلم مادر پدر آزادی کے ساتھ رہتے ہیں اور فحاشی وعریانی اور جنسی بے راہ روی کو وہاں ہر طرح کی قانونی چھوٹ حاصل ہے اس دن کی دَھما چوکڑی سے بعض اوقات وہ بھی پریشان ہوجاتے ہیں اور اس کے خلاف بعض اوقات کہیں کہیں سے دبی دبی صدائے احتجاج بلند ہوتی رہتی ہے جیسا کہ انگلینڈ میں اس کی مخالفت میں احتجاج کیا گیا اور احتجاج کی بنیادی وجہ یہ بتائی گئی کہ اس دن کی بدولت انگلینڈ کے ایک پرائمری اسکول میں 10 سال کی 39 بچیاں حاملہ ہوئیں۔ غور کیجئے یہ تو پرائمری اسکول کی دس سالہ بچیوں کے ساتھ سفاکیت کی خبر ہے وہاں کے نوجوانوں لڑکے لڑکیوں کے ناجائز تعلقات اور اس کے نتیجے میں حمل ٹھہرنے اور اسقاطِ حمل کے واقعات کی تعداد پھر کتنی ہوگی اس کا اندازہ بخوبی لگایا جاسکتا ہے۔

انتہائی دکھ اور افسوس کی بات یہ ہے کہ اس دن کو کافروں کی طرح بے حیائی کے ساتھ منانے والے بہت سے مسلمان بھی اللّٰہ عَزَّ وَجَلَّ اور اس کے رسول کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے عطا کئے ہوئے پاکیزہ احکامات کو پسِ پشت ڈالتے ہوئے کھلم کھلا گناہوں کا ارتکاب کر کے نہ صرف یہ کہ اپنے نامۂ اعمال کی سیاہی میں اضافہ کرتے ہیں بلکہ مسلم معاشرے کی پاکیزگی کو بھی ان بے ہودگیوں سے ناپاک

وآلودہ کرتے ہیں۔

بدنگاہی، بے پردگی، فحاشی عریانی، اجنبی لڑکے لڑکیوں کا میل ملاپ، ہنسی مذاق، اس ناجائز تعلق کو مضبوط رکھنے کے لئے تحائف کا تبادلہ اور آگے زنا اور دواعیٔ زنا تک کی نوبتیں یہ سب وہ باتیں ہیں جو اس روزِ عصیاں زور وشور سے جاری رہتی ہیں یہ وہ باتیں ہیں جن کے ناجائز وحرام ہونے میں کسی مسلمان کو ذرہ بھر بھی شبہ نہیں ہوسکتا قرآن کریم کی آیاتِ بَیِّنَات اور نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے واضح ارشادات سے ان اُمور کی حرمت و مذمت ثابت ہے۔

مگر چونکہ اس قسم کے سوال سے مقصود یہ ہوتا ہے کہ مسلمانوں کو دینی نقطۂ نظر سے سمجھایا جائے اور اس دن کی خرافات کے ساتھ اس کو منانے کی شناعت و برائی سے انہیں آگاہ کر کے ان کے دلوں میں خوفِ خدا اور شرمِ مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ **پیدا کی جائے تاکہ وہ ان ناپاکیوں سے تائب ہو کر اپنے افکار و کردار کی اصلاح میں مشغول ہو کر بروزِ قیامت سرخرو ہوں،** لہٰذا ترغیب وترہیب کے لئے چند باتیں دین سے محبت کرنے والے اپنے اسلامی بھائیوں کی خدمت میں عرض کرتا ہوں، خود بھی پڑھیں اور اس اہم فتوے کو جو مضمون کی شکل میں ہے عام کریں تاکہ عَامَّةُ الْمُسلِمِین کے دین ودنیا کا بھلا ہو۔

اب ذرا اپنی پاکیزہ شریعت کے احکامات ملاحظہ کیجئے کس طرح بدنگاہی بے حیائی، بے پردگی، اور ہر قسم کی فحاشی وعریانی کی مذمت قرآنِ کریم کی آیات اور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ارشادات میں بیان ہوئی ہے توجہ کے ساتھ

پڑھنا سننا اور سمجھنا چونکہ مسلمانوں کو فائدہ دیتا ہے اس لئے اتنی ہمت ضرور کیجئے آیات واَحادیث کو اپنے دل میں داخل ہونے کا موقع دیجئے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے چاہا تو توبہ کی توفیق کے ساتھ ساتھ پرہیزگاری کی دولت اور اتباعِ سنت کی توفیق بھی مل جائے گی۔

شرم وحیا کا درس اور بے حیائی کی مذمت آیاتِ قرآنیہ سے

(۱)......اللہ تعالٰی فرماتا ہے:

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَ یَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ؕ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِیْرٌۢ بِمَا یَصْنَعُوْنَ ﴿۳۰﴾ وَ قُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ یَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَ یَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ ...الاٰیۃ[1]

ترجمۂ کنز الایمان: مسلمان مردوں کو حکم دو اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں یہ ان کے لیے بہت ستھرا ہے بے شک اللہ کو ان کے کاموں کی خبر ہے اور مسلمان عورتوں کو حکم دو اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی پارسائی کی حفاظت کریں۔

سورۂ نور کی اسی اکتیسویں آیت میں یہ بھی ارشاد ہوا کہ

وَ لَا یَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِیُعْلَمَ مَا یُخْفِیْنَ مِنْ زِیْنَتِهِنَّ[2]

ترجمۂ کنز الایمان: اور زمین پر پاؤں زور سے نہ رکھیں کہ جانا جائے ان کا چھپا ہوا سنگار۔

(۲)......سورۃ الاحزاب میں ارشاد ہوا:

یٰنِسَآءَ النَّبِیِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ

ترجمۂ کنز الایمان: اے نبی کی بیبیو تم

---

1 ......پ ۱۸، النور: ۳۰، ۳۱۔

2 ......پ ۱۸، النور: ۳۱۔

النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَیْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ	اور عورتوں کی طرح نہیں ہو اگر اللہ سے ڈرو
بِالْقَوْلِ فَیَطْمَعَ الَّذِیْ فِیْ قَلْبِهٖ	تو بات میں ایسی نرمی نہ کرو کہ دل کا روگی کچھ
مَرَضٌ وَّ قُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ﴿۳۲﴾	لالچ کرے۔ ہاں اچھی بات کہو اور اپنے
وَ قَرْنَ فِیْ بُیُوْتِكُنَّ وَ لَا تَبَرَّجْنَ	گھروں میں ٹھہری رہو اور بے پردہ نہ رہو
تَبَرُّجَ الْجَاهِلِیَّةِ الْاُوْلٰى وَ اَقِمْنَ	جیسے اگلی جاہلیت کی بے پردگی۔ اور نماز قائم
الصَّلٰوةَ وَ اٰتِیْنَ الزَّكٰوةَ وَ اَطِعْنَ اللّٰهَ	رکھو اور زکوۃ دو اور اللہ اور اس کے رسول کا
وَ رَسُوْلَهٗ (1)	حکم مانو۔

(۳)......اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان بھی ملاحظہ کیجئے:

یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَ	ترجمۂ کنز الایمان: اے نبی اپنی بیبیوں
بَنٰتِكَ وَ نِسَآءِ الْمُؤْمِنِیْنَ یُدْنِیْنَ	اور صاحبزادیوں اور مسلمانوں کی عورتوں
عَلَیْهِنَّ مِنْ جَلَابِیْبِهِنَّ ؕ ذٰلِكَ	سے فرما دو کہ اپنی چادروں کا ایک حصہ اپنے
اَدْنٰۤى اَنْ یُّعْرَفْنَ فَلَا یُؤْذَیْنَ ؕ	منہ پر ڈالے رہیں یہ اس سے نزدیک تر ہے
وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا (2)	کہ ان کی پہچان ہو تو ستائی نہ جائیں۔ اور
	اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

(۴)......اس فرمان کو بھی توجہ سے پڑھ لیجئے:

وَ مَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّ لَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا	ترجمۂ کنز الایمان: اور کسی مسلمان مرد نہ

1 ......پ ۲۲، الاحزاب: ۳۲، ۳۳.

2 ......پ ۲۲، الاحزاب: ۵۹.

قَضَى اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗۤ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ ؕ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا [1]

مسلمان عورت کو پہنچتا ہے کہ جب اللّٰہ و رسول کچھ حکم فرما دیں تو انھیں اپنے معاملہ کا کچھ اختیار رہے اور جو حکم نہ مانے اللّٰہ اور اس کے رسول کا وہ بے شک صریح گمراہی بہکا۔

مذکورہ آیاتِ قرآنیہ میں اللّٰہ رَبُّ الْعِزَّت نے مؤمنین مردوں اور عورتوں کو نگاہیں نیچی رکھنے، اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے کا حکم دیا اور پردہ کی اہمیت کس قدر ہے اس کا اندازہ اس بات سے لگا لیجئے کہ عورتوں کو جاہلیتِ اُولیٰ کی بے پردگی سے منع کیا گیا یہاں تک کہ زیور کی آواز بھی غیر مرد نہ سنے، اس کا لحاظ رکھنے کا فرمایا گیا اور آخری آیت جو ذکر کی گئی اس میں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے فیصلہ کے بعد کسی مسلمان مرد و عورت کے لئے اختیار باقی نہیں رہ جاتا اس کا واضح اعلان فرما دیا گیا تو کیا مسلمانوں کو ان احکامات کے آگے سرِ تسلیم خم نہیں کرنا چاہئے لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ بہت سے مسلمان مرد و عورتیں ویلنٹائن ڈے میں ان احکامات کی اعلانیہ کھلم کھلا کافروں کی تقلید میں خلاف ورزیاں کرتے ہیں اللّٰہ تعالیٰ عقل دے، سمجھ دے، احکامِ شریعت کی اتباع میں زندگی بسر کرنے کی توفیق دے۔

شرم و حیا کا درس اور بے حیائی کی مذمت اَحادیثِ مبارکہ سے

(1)......مشکوٰۃ المصابیح میں ہے: ”وعن الحسن مرسلًا قال: بلغني أنّ رسول

---

[1] ......پ ۲۲، الاحزاب: ۳۶.

صلی اللہ علیہ و سلم قال: لعن اللّٰہ الناظر و المنظور الیہ رواہ البیہقی فی شعب الایمان ." حسن بصری رَحْمَۃُاللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ سے مرسلاً مروی ہے، کہتے ہیں مجھے یہ خبر پہنچی کہ رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ دیکھنے والے پر اور اس پر جس کی طرف نظر کی گئی اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ لعنت فرماتا ہے (یعنی دیکھنے والا جب بلاعذر قصداً دیکھے اور دوسرا اپنے کو بلاعذر قصداً دکھائے)۔ [1]

(2)......سنن ابوداؤد میں ہے:"والیدان تزنیان فزناھما البطش والرجلان تزنیان فزناھما المشی والفم یزنی فزناہ القبل." اور ہاتھ زنا کرتے ہیں اور ان کا زنا (حرام کو) پکڑنا ہے اور پاؤں زنا کرتے ہیں اور ان کا زنا (حرام کی طرف) چلنا ہے اور منہ (بھی) زنا کرتا ہے اور اس کا زنا بوسہ دینا ہے۔ [2]

(3)......صحیح مسلم میں ہے:"عن أبی ھریرۃ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم صنفان من اھل النار لم أرھما، قوم معھم سیاط کأذناب البقر یضربون بھا الناس ونساء کاسیات عاریات ممیلات مائلات رء وسھنّ کأسنمۃ البخت المائلۃ لا یدخلن الجنۃ ولا یجدن ریحھا وإن ریحھا لیوجد من مسیرۃ کذا و کذا." حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے، فرماتے ہیں کہ رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: دوزخیوں کی دو جماعتیں ایسی ہونگی جنہیں میں نے (اپنے اس عہدِ مبارک میں) نہیں دیکھا (یعنی آئندہ پیدا ہونے والی ہیں، ان میں) ایک وہ قوم جن کے ساتھ گائے کی دم کی طرح کوڑے ہونگے جن

1......مشکاۃ المصابیح، کتاب النکاح، باب النظر الی المخطوبۃ... الخ، الفصل الثالث، ۱/۵۷٤، الحدیث: ۳۱۲۵.

2......ابو داود، کتاب النکاح، باب ما یؤمر بہ من غضّ البصر، ۲/۳۵۹، الحدیث: ۲۱۵۳.

سے لوگوں کو ماریں گے اور (دوسری قسم) ان عورتوں کی ہے جو پہن کر ننگی ہوں گی دوسروں کو (اپنی طرف) مائل کرنے والی اور مائل ہونے والی ہوں گی، ان کے سر بختی اونٹوں کی ایک طرف جھکی ہوئی کوہانوں کی طرح ہوں گے وہ جنت میں داخل نہ ہوں گی اور نہ اس کی خوشبو پائیں گی حالانکہ اس کی خوشبو اتنی اتنی دور سے پائی جائے گی۔[1]

(4)...... نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: "لان یعطن فی رأس احدکم بمخیط من حدید خیر له من ان یمسّ امرأة لا تحلّ له." تم میں سے کسی کے سر میں لوہے کی سوئی گھونپ دی جائے تو یہ اس کے لیے اس سے بہتر ہے کہ وہ ایسی عورت کو چھوئے جو اس کے لئے حلال نہیں۔[2]

(5)...... نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: "ایاکم والخلوة بالنساء والذی نفسی بیده ما خلا رجل بامرأة الّا دخل الشیطان بینهما ولان یزحم رجلًا خنزیر متلطخ بطین او حماة -ای طین اسود منتن- خیر له من ان یزحم منکبه امرأة لا تحلّ له." عورتوں کے ساتھ تنہائی اختیار کرنے سے بچو! اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! کوئی شخص کسی عورت کے ساتھ تنہائی اختیار نہیں کرتا مگر ان کے درمیان شیطان داخل ہو جاتا ہے اور مٹی یا سیاہ بدبودار کیچڑ میں لتھڑا ہوا خنزیر کسی شخص سے ٹکرا جائے تو یہ

1 ......مسلم، کتاب اللباس والزینة، باب النساء الکاسیات العاریات...الخ، ص۱۱۷۷، الحدیث: ۱۲۵(۲۱۲۸).

2 ......معجم کبیر، ابو العلاء یزید بن عبد اللّٰه... الخ، ۲۱۱/۲۰، الحدیث: ۴۸۶.

اس کے لئے اس سے بہتر ہے کہ اس کے کندھے ایسی عورت سے ٹکرائیں جو اس کے لئے حلال نہیں۔ (1)

شیخ الاسلام شہاب الدین امام احمد بن حجر مکی شافعی علیہ الرَّحْمہ اپنی کتاب "الزواجر عن اقتراف الکبائر" میں ارشاد فرماتے ہیں، اس کا ترجمہ ہے: "بعضوں نے اپنے ہاتھ کو کسی عورت کے ہاتھ پر رکھا تو ان دونوں کے ہاتھ چمٹ گئے اور لوگ انہیں جدا کرنے میں ناکام ہو گئے یہاں تک بعض علماءِ کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی نے ان کی رہنمائی فرمائی کہ وہ عہد کریں کہ ایسی نافرمانی کا اِرتکاب کبھی نہیں کریں گے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں گڑگڑا کر صدقِ دل سے توبہ کریں پس انہوں نے ایسا کیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انہیں چھٹکارا عطا فرمایا۔ اور اساف اور نائلہ کا قصہ مشہور ہے کہ انہوں نے زنا کیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان دونوں کو چہرہ مَسخ کر کے پتھر بنا دیا۔

تم یہ دیکھ کر دھوکا نہ کھاؤ کہ کوئی شخص نافرمانی کا مرتکب ہونے کے باوجود ابھی تک صحیح وسالم ہے اور اسے جلدی سزا نہیں ملتی عقل مند کیلئے مناسب نہیں کہ وہ اپنے نفس پر غرور کرے، اپنے نفس پر غرور کرنے والا اچھا نہیں اگرچہ وہ سلامت رہے کیونکہ عین ممکن ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہارے لئے سزا کو جلدی مقرر کر دے جبکہ دوسروں کیلئے نہ کرے، کیونکہ اسے اس سے روکنے والا کوئی نہیں کہ کبھی بہت شنیع وقبیح چیز کے ساتھ جلدی سزا ہو جاتی ہے جیسے دل کا مَسخ ہونا، بارگاہِ حق میں حاضری سے دوری، ہدایت کے بعد گمراہی اور بارگاہِ خداوندی کی طرف متوجہ ہونے کے

---

(1)......الزواجر عن اقتراف الکبائر، الباب الثانی فی الکبائر الظاهرة، کتاب النکاح، ٢/٦.

بعد اعراض کرنا۔ [1]

گانے باجے اور موسیقی کی مذمت قرآن وحدیث کی روشنی میں

اللہ عَزَّوَجَلَّ قرآنِ پاک میں ارشاد فرماتا ہے:

وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ یَّشْتَرِیْ لَهْوَ الْحَدِیْثِ لِیُضِلَّ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ بِغَیْرِ عِلْمٍ ﳓ وَّ یَتَّخِذَهَا هُزُوًا ؕ اُولٰٓىٕكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِیْنٌ [2]

ترجمۂ کنز الایمان: اور کچھ لوگ کھیل کی بات خریدتے ہیں کہ اللہ کی راہ سے بہکا دیں بے سمجھے اور اسے ہنسی بنالیں ان کے لیے ذلت کا عذاب ہے۔

اس آیت میں "لَهْوَ الْحَدِیْثِ" سے متعلق مفسرین کا ایک قول یہ ہے کہ اس سے مراد گانا بجانا ہے۔

بخاری شریف میں نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا واضح فرمان موجود ہے: "لیکونن من امّتی اقوام یستحلّون الحرّ والحریر و الخمر و المعازف" ترجمہ: ضرور میری امت میں ایسے لوگ ہوں گے جو زنا، ریشم، شراب اور باجوں کو حلال ٹھہرائیں گے۔ [3]

مشہور صحابی حضرت عبداللہ ابنِ مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: گانے باجے کی آواز دل میں اس طرح نفاق پیدا کرتی ہے جیسے پانی نباتات کو اُگاتا ہے۔

---

1 ......الزواجر عن اقتراف الکبائر، الباب الثانی فی الکبائر الظاھرۃ، الکبیرۃ الثالثۃ و الخمسون بعد المائۃ، ۱/۴۴۵.

2 ......پ ۲۱، لقمٰن: ۶.

3 ......بخاری، کتاب الاشربۃ، باب ما جاء فیمن یستحلّ الخمر ... الخ، ۳/۵۸۳، الحدیث: ۵۵۹۰.

الحاصل: مذکورہ آیاتِ کریمہ اور احادیثِ مبارکہ کو بغور ملاحظہ کریں کہ حرام کو دیکھنے والا اور جو اپنا جسم غیر کو دِکھائے دونوں پر ہی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی لعنت ہے اور دونوں ہی رحمتِ الٰہی سے دُور ہیں پھر زنا صرف شرمگاہ کا نہیں بلکہ ہاتھ کا زنا حرام کو پکڑنا، آنکھ کا زنا حرام کو دیکھنا، پاؤں کا زنا حرام کی طرف چلنا، منہ کا زنا حرام بوسہ دینا اور ویلنٹائن ڈے میں عموماً یہ سارے حرام کام اور زنا کی یہ تمام اقسام پائی جاتی ہیں، حدیثِ مبارک میں غیر عورت کے ساتھ تنہا خلوت اختیار کرنے کی کس قدر سختی سے ممانعت کی گئی اور مثال سے اس کی برائی بیان فرمائی کہ بدبودار کیچڑ سے لتھڑا ہوا خنزیر کسی شخص سے ٹکرائے یہ غیر عورت سے کندھا ملانے سے بہتر ہے جبکہ اس دن کو منانے والے ان اُمور کا ارتکاب بڑی بے باکی کے ساتھ کرتے ہیں آپس میں ہاتھ میں ہاتھ ڈالے بے حیائی وفحاشی کا مظاہرہ کرتے نظر آتے ہیں اس ویلنٹائن ڈے میں ناجائز خوشی کے ذرائع اپنا کر رنگ رلیاں منانے والوں کے لئے اساف و نائلہ کے عذاب میں بڑی عبرت کا سامان ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ اس دن بے حیائی وفحاشی کا مظاہرہ کرنے کی وجہ سے کسی عذاب کا شکار ہو جائیں انھیں ڈرنا چاہیئے اور اگر دنیا میں عذاب نازل نہ بھی ہو تب بھی اس گناہِ عظیم کی آخرت میں جو سزا ہوگی اس سے تو ہر مسلمان کو ڈرنا ہی چاہیئے اور دنیا میں پکڑ وگرفت نہ ہونے کی وجہ سے ہرگز بے خوف نہیں ہونا چاہیئے۔

مسلمان کی تو قرآنِ کریم میں یہ شان بیان ہوئی ہے کہ وہ رحمٰن عَزَّوَجَلَّ سے بن دیکھے ڈرتے ہیں لہٰذا خدا کے خوف سے لرز کر اس کی رحمت کے دامن سے لپٹ کر

سچی توبہ کرلیجئے وہ غفور ہے رحیم ہے توبہ کرنے والوں کی نہ صرف توبہ قبول فرماتا ہے بلکہ انہیں اپنا محبوب بنالیتا ہے۔اس دن فلمیں ڈرامے، گانے باجے اور مختلف بے حیائی سے لبریز شو دیکھنے والے بھی توبہ کرلیں کہ یہ سب سخت ناجائز وحرام افعال ہیں۔

ناجائز محبت میں دیئے جانے والے تحائف کا حکم

ویلنٹائن والے دن اجنبی مرد وعورت کے مابین جو ناجائز محبت کا تعلق قائم ہوتا ہے اور آپس میں جو تحائف کا تبادلہ ہوتا ہے فقہاءِ کرام فرماتے ہیں کہ یہ رشوت کے حکم میں داخل ہے اس لئے ناجائز وحرام ہے ایسے گفٹ لینا اور دینا دونوں ہی ناجائز وحرام ہیں اگر کسی نے یہ تحائف لئے ہیں تو اس پر توبہ کے ساتھ ساتھ یہ تحائف واپس کرنا بھی لازم ہے۔

چنانچہ بحرالرائق میں ہے:"ما يدفعه المتعاشقان رشوة يجب ردّها و لا تملك." عاشق ومعشوق (ناجائز محبت میں گرفتار) آپس میں ایک دوسرے کو جو (تحائف) دیتے ہیں وہ رشوت ہے ان کا واپس کرنا واجب ہے اور وہ ملکیت میں داخل نہیں ہوتے۔ (1)

شراب نوشی کی مذمت سے متعلق آیاتِ قرآنیہ واَحادیثِ مبارکہ

قرآنِ پاک میں اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ

ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو شراب اور جوا اور بت اور پانسے ناپاک ہی

(1) ......بحر الرائق، كتاب القضاء، ٤٤١/٦.

رِجۡسٌ مِّنۡ عَمَلِ الشَّيۡطٰنِ فَاجۡتَنِبُوۡهُ لَعَلَّكُمۡ تُفۡلِحُوۡنَ [1] ہیں شیطانی کام تو ان سے بچتے رہنا کہ تم فلاح پاؤ۔

اَحادیثِ مبارکہ میں بھی شراب پینے پر متعدد عذابوں کی وعیدیں وارِد ہوئیں ہیں چند کا ترجمہ ملاحظہ ہو:

حدیث نمبرا: صحیح مسلم میں جابر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ سے مروی کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ہر نشہ والی چیز حرام ہے بیشک **اللّٰہ** تعالٰی نے عہد کیا ہے کہ جو شخص نشہ پیئے گا اُسے "طِیۡنَۃُ الۡخَبَال" سے پلائے گا لوگوں نے عرض کی "طِیۡنَۃُ الۡخَبَال" کیا چیز ہے فرمایا کہ جہنمیوں کا پسینہ یا اُن کا عصارہ (نچوڑ)۔ [2]

حدیث نمبر۲: ترمذی نے عبد اللّٰہ بن عمر اور نسائی وابن ماجہ ودارمی نے عبد اللّٰہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡھُمۡ سے روایت کی کہ رسول **اللّٰہ** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شخص شراب پیئے گا اُس کی چالیس روز کی نماز قبول نہ ہوگی پھر اگر توبہ کرے تو **اللّٰہ** (عَزَّوَجَلَّ) اُس کی توبہ قبول فرمائے گا پھر اگر پیئے تو چالیس روز کی نماز قبول نہ ہوگی اس کے بعد توبہ کرے تو قبول ہے پھر اگر پیئے تو چالیس روز کی نماز قبول نہ ہوگی اس کے بعد توبہ کرے تو **اللّٰہ** (عَزَّوَجَلَّ) قبول فرمائے گا پھر اگر چوتھی مرتبہ پیئے تو چالیس روز کی نماز قبول نہ ہوگی اب اگر توبہ کرے تو **اللّٰہ** (عَزَّوَجَلَّ) اُس کی توبہ قبول نہیں فرمائے گا اور نہر خبال سے اُسے پلائے گا۔ [3]

1 ......پ۷، المائدۃ: ۹۰.

2 ......مسلم، کتاب الاشربۃ، باب بیان انّ کلّ مسکر خمراً ... الخ، ص ۱۱۰۹، الحدیث: ۷۲(۲۰۰۲).

3 ......ترمذی، کتاب الاشربۃ، باب ماجاء فی شارب الخمر، ۳/۳٤۲، الحدیث: ۱۸٦۹.

حدیث نمبر۳: دارمی نے عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا سے روایت کی کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: والدین کی نافرمانی کرنے والا اور جوا کھیلنے والا اور احسان جتانے والا اور شراب کی مُداوَمت کرنے والا جنت میں داخل نہ ہوگا۔[1]

حدیث نمبر۴: امام احمد نے ابوامامہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت کی کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ اللہ تعالٰی فرماتا ہے: قسم ہے میری عزت کی! میرا جو بندہ شراب کی ایک گھونٹ بھی پیئے گا میں اس کو اُتنی ہی پیپ پلاؤں گا اور جو بندہ میرے خوف سے اُسے چھوڑے گا میں اس کو حوضِ قدس سے پلاؤں گا۔[2] (بحوالہ بہارشریعت،۲/۳۸۵،۳۸۶)

یاد رہے! شراب پینے کا جرم ثابت ہونے کی صورت میں اس کی سزا بطورِ حد 80 کوڑے ہیں جو کہ تمام شرائط پائی جانے کی صورت میں مجرم کو مارے جاتے ہیں جس کی تفصیل کتبِ فقہ میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔[3]

زنا ودَواعیٔ زنا کی مذمت میں آیاتِ قرآنیہ واَحادیثِ طیبہ

اللہ عَزَّوَجَلَّ قرآنِ پاک میں ارشاد فرماتا ہے:

وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓی اِنَّهٗ كَانَ ترجمۂ کنزالایمان: اور بدکاری کے پاس

---

1 ......مشکاۃ المصابیح، کتاب الحدود، باب بیان الخمر...الخ،۲/۳۰،الحدیث:۳۶۵۳.

2 ......مسند امام احمد، حدیث ابی امامۃ الباھلی، ۸/۲۸۶، الحدیث: ۲۲۲۸۱.

3 ......شراب نوشی کی مذمت سے متعلق مزید معلومات حاصل کرنے کے لئے کتاب ''بہارشریعت، جلد2 حصہ 9''(مطبوعہ مکتبۃ المدینہ) کا مطالعہ فرمائیں۔

فَاحِشَةً ؕ وَ سَآءَ سَبِیْلًا (1) | نہ جاؤ بے شک وہ بے حیائی ہے اور بہت ہی بری راہ۔

ایک اور مقام پر ارشادِ خداوندی ہوتا ہے:

وَ الَّذِیْنَ لَا یَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَ لَا یَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَ لَا یَزْنُوْنَ ۚ وَ مَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِكَ یَلْقَ اَثَامًا ﴿۶۸﴾ یُّضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَ یَخْلُدْ فِیْهٖ مُهَانًا (2)

ترجمۂ کنز الایمان: اور وہ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پوجتے اور اس جان کو جس کی اللہ نے حرمت رکھی ناحق نہیں مارتے اور بدکاری نہیں کرتے اور جو یہ کام کرے وہ سزا پائے گا بڑھایا جائے گا اس پر عذاب قیامت کے دن اور ہمیشہ اس میں ذلت سے رہے گا۔

غیر شادی شدہ افراد کیلئے زنا کی سزا کے بارے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

اَلزَّانِیَةُ وَ الزَّانِیْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ ۪ وَّ لَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ فِیْ دِیْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ ۚ وَ لْیَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَآىٕفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِیْنَ (3)

ترجمۂ کنز الایمان: جو عورت بدکار ہو اور جو مرد تو ان میں ہر ایک کو سو کوڑے لگاؤ اور تمہیں ان پر ترس نہ آئے اللہ کے دین میں اگر تم ایمان لاتے ہو اللہ اور پچھلے دن پر اور چاہیے کہ ان کی سزا کے وقت مسلمانوں کا ایک گروہ حاضر ہو۔

---

1 ......پ ۱۵، بنی اسرائیل: ۳۲۔
2 ......پ ۱۹، فرقان: ۶۸، ۶۹۔
3 ......پ ۱۸، النور: ۲۔

یاد رہے! جبکہ شادی شدہ افراد سے اس جرمِ قبیح کے تحقُّق کی صورت میں جبکہ ہر طرح سے یقین وثبوت ہو اور ضروری شرائط پائی جائیں تو اس کی سزا بطورِ حد رجم (سنگسار کرنا) ہے جس کی تفصیل کتبِ اَحادیث وفقہ میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔

ابوداوٗد کی حدیثِ مبارکہ میں ہے: رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: "اذا زنی الرجل خرج منه الایمان کان علیه کالظلة فاذا انقلع رجع الیه الایمان" جب بندہ زنا کرتا ہے تو اس سے ایمان نکل جاتا ہے اور اس پر بادل کی طرح رہتا ہے پھر جب وہ اس حرکت کو چھوڑتا ہے تو اس کا ایمان لوٹ آتا ہے۔ (1)

مسند امام احمد بن حنبل میں ہے: " ثلاثة لا یکلمهم اللّٰه یوم القیامة ولا ینظر الیهم و لا یزکیهم و لهم عذاب الیم: شیخ زان وملك كذاب وعائل مستكبر" ترجمہ: یعنی تین قسم کے لوگ وہ ہیں جن سے قیامت کے دن اللّٰہ تعالٰی کلام نہیں فرمائے گا، نہ ان کی طرف نظر فرمائے گا اور نہ ان کو پاک کرے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔ بوڑھا زانی، جھوٹا بادشاہ اور عیال دار تکبر کرنے والا۔ (2)

امام محمد بن احمد ذہبی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: زنا کار لوگوں کو شرمگاہوں کے ساتھ جہنم میں لٹکایا جائے گا اور لوہے کے گرزوں کے ساتھ مارا جائے گا۔ جب وہ اس سزا سے بچنے کے لیے مدد طلب کرے گا تو فرشتے آواز

---

1 ......ابو داؤد ، کتاب السنّة ، باب الدلیل علی زیادة الایمان و نقصانه ، ٤ / ٢٩٣ ، الحدیث: ٤٦٩٠ .

2 ......مسند امام احمد، مسند ابی هریرة رضی اللّٰه عنه، ٣/٥٢٥، الحدیث: ١٠٢٣١ .

دیں گے کہ یہ آواز اس وقت کہاں تھی جب تو ہنستا تھا، خوش ہوتا اور اکڑتا تھا۔ نہ اللہ تعالیٰ کو دیکھتا اور نہ اس کی حیا کرتا تھا۔ (1)

شراب و کباب، زنا و دواعئ زنا کی مذمت کا بیان پڑھ کر ذہن نشین کریں اور خود اس طرح کی برائیوں میں سے کسی برائی میں مبتلا ہیں تو فوراً توبہ کر لیجئے اور دوسروں کو بھی اس کی روشنی میں توبہ کی تلقین کرکے سنتوں کے مطابق زندگی گزارنے پر آمادہ کیجئے۔

مادر پدر آزادی کی نحوست اور بگڑتی صورتِ حال

پیارے اسلامی بھائیو! اپنے پاکیزہ مذہب اسلام کی نکھری ستھری تعلیمات آپ نے ملاحظہ کی کہ اسلام ایک مسلمان کو اور پورے مسلم معاشرے کو کس قدر پاک وصاف اور شرم وحیاء سے بھرپور دیکھنا چاہتا ہے اس کے برعکس مغربی معاشرے کا مادر پدر آزاد ذہنیت کی بناء پر جو حال ہو رہا ہے اور مادی ترقیوں اور آسائشوں سے لطف اندوز ہونے کے ساتھ ساتھ انسانیت سے حیوانیت کی سمت بڑھنے کا جو سفر جاری وساری ہے اور اپنے نقطۂ عروج کو پہنچ چکا ہے، وہ بھی ملاحظہ ہو بدقسمتی سے گلوبلائزیشن کے اس دور میں ہماری نوجوان نسل بھی اپنی شرم وحیا کا خود گلا گھونٹ رہی ہے، نہ کوئی سمجھنے کے لئے تیار ہوتا ہے نہ کوئی سمجھانے کے لئے اور رہی سہی کسر مغربی نظریات کی لوریوں میں پروان چڑھنے والے وہاں کے بے ہودہ کلچر کو میڈیا اور دوسرے ذرائع ابلاغ کے توسُّط سے مزید فروغ دے کر پوری کر رہے ہیں،

---

(1)...... كتاب الكبائر، الكبيرة العاشرة، ص ٥٥-٥٦.

دین سے دوری کے باعث نظریاتی اور اخلاقی طور پر کمزور و نحیف مسلمانوں کی نگاہوں میں اسلامی تہذیب و تَمَدُّن، قرآنی نظریات اور نبوی تعلیمات کو فرسودہ قرار دے کر ان کے ذہنوں میں گمراہی کے بیج تسلسل کے ساتھ بور ہے ہیں، بے حیائی پر مشتمل دنوں اور تہواروں کا رواج بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی اور ان میں سے ایک مشہور دن جس میں نو جوان لڑکے لڑکیاں مست ہو کر کھلم کھلا احکامِ شریعت کی خلاف ورزیاں کرتے ہیں ''ویلنٹائن ڈے'' ہے۔

مغربی آزادی جس کی تقلید میں عقل سے پیدل ہو کر بعض مسلمان بھاگ رہے ہیں اس کا نقشہ اور بھیانک نتائج ذکر کر دینا ضروری ہے تا کہ حقیقت نگاہوں کے سامنے آئے اور اپنے کئے پر اور جن کے پیچھے لگ کر یہ حال ہو رہا ہے اس پر افسوس و ندامت شاید کسی کے دل میں پیدا ہو جائے۔

علامہ بدر القادری مصباحی مُدَّظِلُّهُ الْعَالِی جو طویل عرصے سے یورپ کے ایک ملک میں دین کی خدمت کے لئے مصروف کار ہیں اور وہاں کے حالات سے اچھی طرح واقف ہیں اپنی کتاب ''آدابِ زندگی'' میں لکھتے ہیں:

آپ جانتے ہیں ترقی یافتہ دنیا کسے کہتے ہیں؟

جہاں شراب پینا فیشن اور اُمُّ الخبائث کو بقائے صحت کی ضمانت سمجھا جائے۔

قمار بازی (جوا کھیلنا) اعلیٰ سوسائٹی کا فرد ہونے کی سند ہو۔

ناچ، رقص، اچھل کود، دھما چوکڑی شور و شر میں ہر نو جوان لڑکا اور لڑکی از خود رفتہ ہو۔

مذہب، دھرم اور ریلیجن جہاں طاقِ نسیاں میں رکھی ہوئی فرسودہ کتاب سمجھی جائے۔

تعلیم کے نام پر جہاں اسکولوں اور کالجوں میں بے حیائی اور بدتمیزی کا کوئی عمل دیکھنے سے رہ نہ جائے۔

رات گئے دیر کو لوٹتے ہوئے ہر نو جوان لڑکا اس شب کی من پسند لڑکی کو بھی بغل کر کے لانے میں آزاد ہو۔

یا لڑکی کلب سے لوٹتے ہوئے ساتھ آئے اپنے نو جوان دوست کا چہک چہک کر گھر والوں سے تعارف کرانے میں کوئی باک نہ محسوس کرے۔

جہاں سنِّ شعور کو پہنچنے سے پیشتر ہی لڑکے اور لڑکیاں جنسی اِختلاط کے فطری اور غیر فطری طریقہ آزما چکیں۔

جہاں شادی بیاہ، خاندان، حمل اور ولادت کو فرسودہ طریقہ اور بلا وجہ کی زحمت سمجھا جائے۔

جہاں مرد ہر رات عورتیں بدلتے اور عورت ہر شب نیا بوائے فرینڈ منتخب کرنے میں آزاد ہو۔

اسقاطِ حمل اور اولادِ زنا کی پرورش کے جملہ انتظامات حکومت اپنا ذمہ سمجھے۔

جہاں مردوں کو مردوں کے ساتھ اور عورتوں کو عورتوں کے ساتھ ہم جنسی کی آزادی ہی نہیں بلکہ قانونی تحفظ بھی حاصل ہو۔

جہاں انسانی اخلاق کا معیار اتنا گر جائے کہ بوڑھے بوڑھیاں اولاد سے

زیادہ کتے بلیوں کو فرمانبردار سمجھنے لگیں۔

جہاں ایسے واقعات عام ہوں کہ متعدد اولاد رکھنے کے باجود ماں یا باپ تنہا ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مر جائے، جب لاش سے تعفن اٹھے تو پڑوسیوں کے ذریعہ اولاد کو اس کی موت کا علم ہو۔

یہ ہے ترقی یافتہ دنیا کی آزادی اور ترقی کا مختصر خاکہ (1)

غور کیجئے! اس قسم کے آزاد معاشرے اور اس میں جنم لینی والی برائیوں سے مسلم معاشرہ کیوں محروم ہے اس فکر میں مغربی مفکرین اور اسلام دشمن قوتیں ہر لمحہ مصروف رہتی ہیں اور ''ویلنٹائن ڈے'' جیسے دنوں کے نام پر اپنی ان خرافات سے مسلم دنیا کو بھی روشناس کرانا چاہتی ہیں اور جانتی ہیں کہ موجودہ حالات میں اکثر مسلمان دین سے اور دینی تعلیمات سے دور ہیں اور نفس وشیطان کے مکر وفریب میں بآسانی مبتلا ہو جاتے ہیں اس لئے ایک ایک دن کی حد تک ہی سہی جب ہماری طرح جدت ولذت کے نشہ میں مدہوش ہو کر بے حیائی و بے پردگی اور وہ بھی سرعام کریں گے تو پھر اس لت سے پیچھا چھڑانا ان کے لئے مشکل ہو جائے گا اور آہستہ آہستہ یہ برائیاں ان کے معاشرے میں بھی جڑ پکڑ لیں گی اور دیمک کی طرح اسے چاٹتی رہیں گی چونکہ دینی وروحانی پاکیزگی سے روشناس کرانے والے علمائے حق جو ان کے معالج بھی ہیں اور رہبر بھی ان سے تو پہلے ہی قوم دور ہے اس لئے ان کا سمجھانے کا ان پر اثر تو کم ہی ہوتا ہے ان بے حیائیوں کے باعث ان سے مزید دور ہو کر ان کی برکات سے مزید محروم ہو جائے گی پھر اس لاعلاج مرض کا علاج ان

---

(1)......مختصراً از آداب زندگی۔

کے بس میں نہ رہے گا بدقسمتی سے کافی حد تک وہ اپنے اس ناپاک منصوبے میں کامیاب دکھائی دیتے ہیں۔

شرم وحیا کے پیکر، نبیوں کے سرور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا کلمہ پڑھنے والے میرے پیارے اسلامی بھائیو! یادرکھو! **حقیقی ترقی ان یورپین خرافات میں نہیں بلکہ اسلامی برکات میں ہے۔**

مغربی معاشرے کی مادر پدر آزادی کی یہ جھلکیاں اس لئے نقل کی ہیں تاکہ جو لوگ یہ کہہ کر سمجھانے والوں سے جان چھڑا لیتے ہیں کہ "تھوڑا بہت تو چلتا ہے، تہوار ہی تو ہے، ایک ہی دن کی تو بات ہے، ہم کونسے پاک وصاف ہیں" اس طرح کے بیباکی اور ناانصافی کے ساتھ جملے ادا کرنے والوں کی آنکھیں کھلیں اور وہ سنجیدگی کے ساتھ سوچنے پر مجبور ہو جائیں کہ دین سے محبت اور اس کے احکام اور مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے دیئے ہوئے نظام کے مطابق زندگی گزارنے سے محبت کرنے والا طبقہ ان کے بھلے کی بات کر رہا ہے اگر وہ آج ہنس ہنس کر گناہ کریں گے تو کل ان کی اولاد یا اولاد کی اولاد اِن مصائب اور گناہوں کی نحوست کی بناء پر دنیا میں بھی آفات کا شکار ہوگی اور آخرت کی تباہی اس پر مزید ہوگی۔

پیارے اسلامی بھائیو! آپ سے اتنی گزارش آخر میں ضرور کرونگا کہ غیر مسلم تو ہمارے نبی مکرم ومحتشم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی توہین کے درپے ہوں اور آئے دن مسلمانوں کے دلوں کو توہین آمیز خاکوں سے چھلنی کریں اور مسلمان جو یہ نعرہ لگاتے ہیں کہ سرکار کے نام پر جان بھی قربان ہے اور ہر بے ادب کی بے ادبی اور شرارت پر سراپا احتجاج ہوتے ہیں اور حقیقتاً اور ایماناً ہماری عقیدتوں اور محبتوں

کا مرکز نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ذاتِ مبارکہ ہے ان کی مبارک پُرنور ہستی سے مسلمانوں کو جذباتی وابستگی ہے اور ان سے وہ اپنے ماں باپ اولاد بلکہ اپنی جان سے بھی زیادہ محبت کرتے ہیں اور اس کا حکم حدیث شریف میں مسلمانوں کو دیا بھی گیا ہے تو جان سے بڑھ کر عزیز ہستی اللہ کے محبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شان میں ادنیٰ توہین برداشت نہ کرسکنا بلاشبہ ان کے ایمان کا تقاضا ہے مگر اس پہلو پر تو غور کیجئے کہ آج کے مسلمان بالخصوص ہمارے نوجوان انہیں غیر مسلموں کے ایجاد کردہ گناہوں سے بھرپور رسم ورواج اور دنوں، تہواروں کے ناپاک واروں کا شکار ہو جائیں جیسا کہ ویلنٹائن ڈے اور اس دن ہونے والے گناہوں کی مذمت پر قرآن وحدیث اور عقلِ صحیح کی روشنی میں اوپر کافی تفصیل بیان کی گئی کہ اس روز بدنگاہی بے پردگی ناجائز تحائف کا لین دین اور شراب وکباب، زنا ولواطت اور اس کے دواعی ہر قسم کی برائیاں عام ہوتی ہیں اور مسلمان بھی اس میں مبتلا ہوتے جارہے ہیں۔ اس لئے خدارا ہوش کریں کہ شیطان کے آلہ کاروں کے نقشِ قدم پر چلنا جہنم کی راہ ہے لہٰذا اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہوئے اس کے محبوب سے شرم کرتے ہوئے اس دن اور اس کے علاوہ زندگی بھر بے حیائی بے پردگی فسق وفجور سے توبہ کرلیجئے اور آئندہ شریعت کے احکامات کی پابندی ستھری اسلامی زندگی گزارنے کا پختہ عزم کرلیجئے۔

اللہ کرے دل میں اُتر جائے مری بات

وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعۡلَم وَ رَسُوۡلُہٗ اَعۡلَم عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّمَ

کتبــــــــــــــــہ

ابو الحسن فضیل رضا القادری العطاری عفا عنہ الباری

ماخذ و مراجع

قرآن مجید	کلامِ الٰہی	✿✿✿✿
نام کتاب	**مصنف / مؤلف**	**مطبوعہ**
كنز الایمان	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ، ۱۴۳۲ھ
المسند	امام احمد بن محمد بن حنبل، متوفی ۲۴۱ھ	دارالفکر، بیروت ۱۴۱۴ھ
صحيح البخاری	امام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ۲۵۶ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۱۹ھ
صحيح مسلم	امام ابوالحسین مسلم بن حجاج قشیری، متوفی ۲۶۱ھ	دارابن حزم، بیروت ۱۴۱۹ھ
سنن الترمذی	امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، متوفی ۲۷۹ھ	دارالفکر، بیروت ۱۴۱۴ھ
سنن ابی داود	امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی، متوفی ۲۷۵ھ	داراحیاء التراث، بیروت ۱۴۲۱ھ
المعجم الكبير	امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی متوفی ۳۶۰ھ	داراحیاء التراث العربی، بیروت ۱۴۲۲ھ
مشكاة المصابيح	علامہ ولی الدین تبریزی، متوفی ۷۴۲ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۴ھ
كتاب الكبائر	امام محمد بن احمد بن عثمان ذہبی، متوفی ۷۴۸ھ	پشاور
بحر الرائق	علامہ زین الدین بن نجیم، متوفی ۹۷۰ھ	کوئٹہ ۱۴۲۰ھ
النور	خلیفہ اعلیٰ حضرت سید سلیمان اشرف، متوفی ۱۳۵۸ھ	ادارہ پاکستان شناسی، لاہور ۱۴۲۹ھ
بہارِ شریعت	مفتی محمد امجد علی اعظمی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ، ۱۴۳۵ھ
آدابِ زندگی	علامہ بدر القادری مصباحی	برکاتی پبلشرز، باب المدینہ کراچی

فہرست

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سُنّت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قراٰن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مَدَنی ماحول میں بکثرت سنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جمعرات مغرب کی نماز کے بعد آپ کے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کیلئے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ساری رات گزارنے کی مَدَنی التجا ہے۔ عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں میں بہ نیتِ ثواب سنّتوں کی تربیت کیلئے سفر اور روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے مَدَنی اِنعامات کا رسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کے ابتدائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذمے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے پابندِ سنّت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کیلئے کُڑھنے کا ذہن بنے گا۔

ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذہن بنائے کہ "مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔" اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اپنی اِصلاح کی کوشش کے لیے "مَدَنی اِنعامات" پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے "مَدَنی قافلوں" میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

ISBN 978-969-631-479-0

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، بابُ المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 1284
Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net